حصہ ۱ اوّل

بحار الانوار

ملّا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

علّامہ عصر مفتی سیّد طیب [illegible] الموسوی الحسینی الجزائری مدظلہ

در حالات

حضرت امام حسینؑ

محفوظ بک ایجنسی
امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون: [illegible]

تاریخ اشاعت ———— ۵ جنوری ۱۹۸۰ء
بار ———— سوم
ناشر ———— محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی
مطبع ———— گلوری پرنٹرز فون ۷۲۷۰۴۵

تصدیق صحت متن آیاتِ قرآنی

کتاب بحار الانوار

میں نے کتاب ہذا میں آیاتِ قرآنی کو حرفاً حرفاً پورے غور و خوض سے دیکھا اور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ ان آیات میں کوئی کمی و بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ۔

حافظ محمد لیٰسین سند یافتہ
امام نایاب جامع مسجد
ڈاکخانہ نمبر لیاقت آباد
کراچی

فہرست مطالب مہمہ کتاب بحار انوار جلد عاشر حصہ اول

ساتھ ہوگا بدرستیکہ خدا عزیز و حکیم ہے۔ قرات ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا .... رَبُّنَا اللّٰهُ ط الخ (سورہ حج آیت ۴۰) یعنی وہ لوگ کہ گھروں سے بغیر حق باہر نکالے گئے اور کچھ نہیں کہتے مگر یہ کہ پروردگار ہمارا خدا ہے حضرت نے فرمایا یہ آیہ حضرت امیرؑ اور جعفر علیہ السلام اور حمزہؓ کے حق میں نازل ہوا اور امام حسینؑ کے حق میں جاری ہوا۔ ٥ کتاب کافی میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے راوی کہتا ہے میں نے حضرت سے اس آیہ کے معنی پوچھے وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا ... كَانَ مَنْصُوْرًا ط الخ (سورہ اسرائیل آیت ۳۳) حضرت نے فرمایا کہ یہ آیہ حضرت امام حسین کی شان میں نازل ہوئی اگر جمیع اہل زمین آپ کے خون کے عوض قتل کئے جائیں تب بھی اسراف نہ ہوگا یعنی اگر سب اہل زمین اس امام عالی مقام کے خون میں شریک ہوں یا اس جناب کے قتل ہونے پر راضی ہوں تو سب کا قتل کرنا اسراف نہ ہوگا اور اسراف وہی ہے جو شخص اس جناب کے خون میں شریک نہ ہو یا اس امام کے قتل پر راضی نہ ہو اور قتل کیا جائے اور اسی معنی سے اسراف کرنا منع ہے ٥ علی ابن ابراہیم نے حضرت صادق سے اس آیہ کی تفسیر میں روایت کی ہے۔ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ٥ ارْجِعِیْۤ .... وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ع الخ (سورہ فجر آیت ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰) کہ اس سے مراد حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں ٥ کتاب کافی میں حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر میں روایت کی ہے۔ فَنَظَرَ ..... سَقِیْمٌ الخ (سورہ صافات آیت ۸۸، ۸۹) کہ حضرت ابراہیم نے حساب کیا اور دیکھا ان مصیبتوں کو جو حضرت امام حسینؑ پر نازل ہونے والی ہیں پس حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں سقیم ہوں بوجہ ان مصائب کے جو امام حسینؑ پر نازل ہوں گے ٥ علی بن اسباط نے کتاب نوادر میں حسن ابن زیاد عطار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیہ کے معنی پوچھے اَلَمْ تَرَ اِلَی .... اَجَلٍ قَرِیْبٍ ط الخ (سورہ النساء آیت ۷۷) حضرت نے فرمایا کہ یہ آیہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی شان میں نازل ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو قتال کرنے سے منع فرمایا راوی نے کہا میں نے حق سبحانہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا۔ فلما کتب علیہم القتال حضرت نے فرمایا یہ آیہ حضرت

امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوا ہے حق تعالیٰ نے اس جناب کو حکم قتال دیا اور سب اہل زمین کو حضرت کے ساتھ کا حکم جہاد دیا مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ بہت سی حدیثیں جو اس باب سے مناسبت رکھتی ہیں وہ عنقریب باب علت تاخیر عذاب قاتلان امام میں بیان ہوں گی۔

باب ٦

مشتمل ہے ان بزرگوں پر جو خدا نے عوض شہادت حضرتؑ کو کرامت کی ہیں

شیخ طوسی نے کتاب امالی میں حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا عوض جو ان کو کرامت فرمایا وہ یہ ہے کہ امامت کو حضرت کی ذریت میں قرار دیا اور شفا کو آپ کی مرقد منور کی خاک میں مقرر کیا اور آپ کی قبر کے پاس دعا کو مستجاب کیا اور حضرت کے زائر کے جو دن آمد و رفت زیارت میں صرف ہوں انکو عمر میں شمار نہیں کیا راوی نے عرض کیا یا مولا جب لوگ قبر مبارک کی برکت سے اس قدر ثواب اور فضیلتیں پاتے ہیں خود امام حسینؑ نے شہید ہونے سے کیا کچھ درجہ پایا ہوگا حضرت نے فرمایا کہ خدا نے ان کو اپنے پیغمبر سے ملحق کیا تاکہ ان کے درجہ اور ان کی منزل میں ساکن ہوں پھر حضرت علیہ السلام نے اس آیت کو تلاوت فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ..... كَسَبَ رَهِیْنٌ ط الخ (سورہ الطور آیت ۲۱) تا آخر آیہ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انکی ذریت نے بایمان انکی پیروی کی ہم نے ملحق کیا ان کے ساتھ انکی ذریت کو ٥ ابن بابویہ نے اکمال الدین میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ پیدا ہوئے حضرت سید المرسلین نے جناب فاطمہؑ کو خبر دی کہ میری امت اس فرزند کو میرے بعد شہید کرے گی۔ حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا میں ایسا فرزند نہیں چاہتی حضرت نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے امامت کو قیامت تک اس کے فرزندوں

میں معتبر کیا ہے جب یہ بات جناب سیدہ نے سنی عرض کیا یا رسول اللہ
میں راضی ہوئی کتاب مذکورہ میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جب جناب فاطمہؑ کو حضرت امام حسین کا حمل ہوا جناب
رسالت مآب نے جناب سیدہ سے فرمایا اے فاطمہ حق سبحانہ وتعالے تم کو ایک
فرزند عطا کرتا ہے اس کا نام حسین ہے اور میری امت اسے شہید کرے گی جناب
فاطمہ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار میں ایسا فرزند نہیں چاہتی حضرت نے فرمایا کہ
اے فاطمہ حق تعالی نے اس فرزند کے بارے میں ایک امر کا مجھ سے وعدہ کیا
ہے جناب سیدہ نے پوچھا کہ کس امر کا آپ سے وعدہ کیا ہے فرمایا حق سبحانہ
تعالے نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس کی شہادت کے بعد امامت کو اس
کی اولاد میں قرار دوں گا جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں راضی ہوئی مولف علیہ
الرحمتہ فرماتے ہیں بعض روایتیں اس باب کی اور بابوں میں خصوصاً باب
ولادت میں مذکورہ ہوئیں۔

باب

حق سبحانہ تعالے کا اپنے پیغمبروں کو قتل امام حسینؑ کی خبر دینا

احتجاج طبرسی میں منقول ہے سعد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت صاحب
الامرؑ سے کھٰیعص کی تفسیر پوچھی فرمایا کہ یہ حروف اخبار غیب سے ہیں۔ حق تعالےٰ
نے پہلے حضرت ذکریا کو خبر دی ہے اور اس کے بعد حضرت رسول خداؐ کو آگاہ
فرمایا ہے اور سبب اس کے نزول کا یہ ہے کہ حضرت ذکریا نے حق تعالےٰ
سے سوال کیا کہ آل عباد کے نام مجھے تعلیم فرما تاکہ ہر شدت و بلا میں ان کے واسطہ
سے پناہ مانگوں اس وقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور آل عبا کے اسمائے
مقدسہ آنجناب کو تعلیم کئے جب بھی حضرت ذکریا جناب رسول خدا اور علی ابن ابی
طالب اور جناب فاطمہ اور حضرت امام حسنؑ کا نام لیتے تھے تو غم و اندوہ ان کا غم

دور ہو جاتا تھا اور خوشی حاصل ہوتی تھی اور جب حضرت امام حسینؑ کا نام لیتے
تھے تو ایسی رقت ان پر طاری ہوتی تھی کہ ضبط نہ کر سکتے تھے۔ ایک دن حضرت
زکریا نے دعا کی کہ خداوندا کیا سبب ہے جب میں ان چار بزرگوں کا نام
زبان پر لاتا ہوں تو میرا غم زائل ہو جاتا ہے اور میرا جی خوش ہو جاتا ہے
اور جب میں حضرت امام حسین کا اسم مبارک لیتا ہوں تو میرا غم جوش میں
آتا ہے اور ایسی رقت مجھ پر طاری ہوتی ہے کہ میں ضبط نہیں کر سکتا پس حق
تعالی نے قصہ شہادت اور مظلومیت امام حسین علیہ السلام حضرت زکریا
کو وحی فرمایا اور فرمایا کھٰیعص کاف سے مراد کربلا ہے اور ہا سے ہلاکت عترت سے
عترت طاہرہ اور یا سے یزید قاتل حسینؑ ہے اور عین سے عطش و تشنگی
حضرت کی صحرائے کربلا میں مراد ہے اور صاد سے مراد اس امام مظلوم کا صبر
ہے جب زکریا نے یہ قصہ پر درد سنا تین دن مسجد سے باہر نہ نکلے اور کسی کو اپنے
پاس آنے نہ دیا اور گریہ وزاری میں مشغول رہے اور فریاد و بے قراری کرتے تھے۔
اور ایک مرثیہ حضرت کی مصیبت میں پڑھتے تھے جس کا حاصل یہ ہے خداوندا
آیا تو ایسے شخص کے دل کو اس کے فرزند کے غم میں اندوہگیں کرے گا۔ جو
بہترین خلائق ہے خداوندا آیا نازل کرے گا تو ایسی بلا کو ساعت قرب میں
اپنے حبیب کے بار الہا ایسی مصیبت میں پوشاک ماتمی علی و فاطمہ کو پہنائے گا۔
خداوندا آیا ایسے درد و الم کو ان کی منزل رفعت و جلال میں جگہ دیگا اور اس
کے بعد درگاہ جناب احدیت میں عرض کی خداوندا مجھے ایک فرزند عطا کر کہ اس
پیری میں میری آنکھیں اس کے دیکھنے سے روشن ہوں اور جب ایسا فرزند تو مجھ
کو عطا فرما تو اس کی محبت میں مجھے فریفتہ و گرویدہ بنا دے اس کے بعد میرے
دل کو اس کی مصیبت میں ایسا اندوہناک کر جیسا کہ تیرے حبیب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کا دل اندوہناک ہوگا۔ پس حق تعالے نے انہیں حضرت یحییٰ کو عطا
فرمایا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے مانند درجہ شہادت پر فائز ہوئے
اور حضرت یحییٰ چھ مہینے شکم مادر میں رہے اور مدت حمل حضرت امام حسینؑ کی
بھی اسی قدر تھی۔ صدوق علیہ الرحمتہ نے کتاب امالی میں کعب الاحبار سے روایت